

۱۹۵۲ء ۲۱ مئی - کم نواب محمد عبداللہ خاں صاحب فی سرت کے متعلق اطلاع نظر ہے کہ آپ کی عام طبیعت بفضیلتاً بڑے بہتر ہے۔ بیماری کی شکایت بھی نہیں رہی لیکن معمولی سرفصفت باقی ہے احباب صحت کا ملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

دولت مشترکہ سے ملحق رہنے میں بھارت کا فائدہ ہے

نئی دہلی (۲۱ مئی) - بھارتی پارلیمنٹ میں صدر کے خطبہ پر بحث کے دوران میں بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے بعض اعتراضات کے جواب میں کہا کہ ہندوستان کا دولت مشترکہ سے ملحق ہونا بھارت کے فائدہ مند ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ میں اس اعتراض کی افادیت سے متفق نہیں ہوں کہ چونکہ ننگا اور جنوبی افریقہ کے تعلقات بھارت سے خوشگوار نہیں۔ اس لئے میں دولت مشترکہ سے علیحدہ ہونا چاہیے آپ نے کہا کہ ایسا کرنے سے نہ صرف تقنا زرہ قید مسائل حل نہیں ہو سکیں گے۔ بلکہ ان مسائل میں مزید ترقی پیدا ہو جانے کا احتمال ہے۔

کوئٹہ میں نشر گاہ کے قیام کے امکانات

کوئٹہ (۲۱ مئی) - پاکستان وزیرت بات ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے ریڈیو کوئٹہ سے کوئی بلیوچستان کے حالیہ دورہ کا مقصد بتاتے ہوئے کہا کہ وہ بلیوچستان میں ایک نشر گاہ کے قیام کا امکان دیکھنے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ اس کے علاوہ وزیر موصوفت ہما جوین کی آباد کاری کے کام کا بھی جائزہ کریں گے۔

نزدیک دور میں

ٹوکیو (۲۱ مئی) - کیونٹ قیدیوں اور امریکی پیر ہادوں کے درمیان گورنمنٹ روز جو جھڑپ ہو چکی تھی۔ کیونٹوں کے من و باطنی جنرل نامل نے اس کے خلاف شدید احتجاج کرنے ہوئے کہا ہے کہ ہلاک ہونے والے جنگی قیدی کی تمام تازہ ذمہ داری اقوام متحدہ پر عائد ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک آرڈیننس کے ذریعہ ان مزارعین کی بے دخلی کو روک دیا ہے۔ یہ ذراقی عہد نامہ کی بناء پر ماکو کی طرف سے زمینیں وراثت میں نہیں۔ اس لحاظ سے ان کا شہنکاروں کو اب سرورقی حقوق حاصل ہو جائیں گے۔ مندرکہ آرڈیننس کا نفاذ جون سے شروع ہوگا۔

۱۵ دنیا بھر کا اقتصادی اور معاشرتی سروسے مختلف سب کمیٹیوں کی رپورٹ اور دیگر اہم مسائل حل میں تیز چلنے میں غیر ترقی یافتہ اقوام کے معیار زندگی کو بلند کرنے کا مسئلہ سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔

آٹے کے نرخ

کوئٹہ (۲۱ مئی) - حکومت بلیوچستان نے ایک اعلان کے ذریعے بتایا ہے کہ گیموں اور آٹے کا پریچون نرخ علی الترتیب، لاہور ۱۲ آئے اور ۱۳ روپے مقرر کیا گیا ہے۔ اور اٹھوڑ کا نرخ ۱۱ روپے ۱۰ آئے اور ۱۲ روپے ۱۰ آئے ہے۔

از الفضل بیلہ کیویسے شفاء عسے بیعتک بان ما حقی

تاد کا پتہ افضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۹

لفظ

روزنامہ

یوم پچشنبہ

۲۷ شعبان ۱۳۷۱

جلد نمبر ۲۲ ہجرت ۱۳۳۱

۲۲ مئی ۱۹۵۲

شرح چندہ

سالانہ ۲۲ روپے

ششماہی ۱۳

سہ ماہی ۷

ماہوار ۲

فی پریچ

غیر ترقی یافتہ ممالک کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے مناسقات کی جائیں

اقوام متحدہ کی اقتصادی اور معاشرتی کونسل کے نئے صدر سید احمد علی کا بیان

نیویارک (۲۱ مئی) - پاکستان کے سید احمد علی جو اقوام متحدہ کی اقتصادی اور معاشرتی کونسل کے نئے صدر منتخب ہوئے ہیں۔ آج ایک بیان میں کہا کہ ترقی یافتہ اور کم ترقی یافتہ ممالک کے عوام کے معیار زندگی میں فرق روز بروز بڑھتا جا رہا ہے اور یہ فرق صرف اس صورت میں دور کیا جاسکتا ہے کہ ترقی یافتہ ممالک بیرونی طور پر غیر ترقی یافتہ ممالک کی فنی امداد کریں۔ اور سوا لاکھ امریکی ڈالروں سے اپنی اندرونی اور بیرونی وسائل کو بروئے کار لا کر معاشرتی اور اقتصادی ترقی کی راہ پر جسے جلد گامزن ہوں۔ آپ نے مزید فرمایا: کہ اقوام متحدہ کے فنی امداد کی کمیٹیوں اور دیگر مخصوص اداروں کی امداد و اعانت سے پیمانہ ملگوں کی تلاش و بہبود کے سلسلے میں کافی مدد ہوتی ہے۔ اس لئے

ضلع اٹک میں سوئی کپڑے کا کارخانہ

راولپنڈی (۲۱ مئی) - یہاں سے ۲۹ میل کے فاصلہ پر پشاور روڈ کے کنارے دوسرے پور میں ایک سوئی کپڑے کا کارخانہ قائم کیا جا رہا ہے۔ اس سٹیڈ میں پارچہ بافی کی مشینوں پر مشتمل ۸۰ لمٹکیاں یہاں پہنچ چکی ہیں۔ مشینوں کو نصب کرنے کے لئے غیر ملکی ماہرین کی خدمات حاصل کی جا رہی ہیں۔ نیز جاپان سے ۲۰ لاکھ روپے کے ضروری پرزہ آلات بھی خریدے جا چکے ہیں۔ سوئی دھاگہ کالنگ کی مشینیں برطانیہ سے منگائی گئی ہیں۔ ان مشینوں پر گیارہ لاکھ روپے صرف ہوں گے۔ مندرکہ بالا کارخانہ ۲۲۰ ایکڑ زمین میں قائم کیا جائے گا۔ انجن امداد باجی جس کی طرف سے یہ کارخانہ قائم کیا جا رہا ہے۔ اس کے ۱۳۰۰۰ ٹن میں متعدد قومی اہل عملت شامل ہیں۔

دنیا کے اسلام کی مشکلات کا حل اسلام پر کیا حتمل کیسا وابستہ بنانے والے محمد مصطفیٰ خاں کی تقریر

<p>۱۵ ایمان باللہ ایمان بالآخرت سے اور اعمال صالحہ کی مدد سے تمام مسلمان نہ صرف باطنی طور پر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ بلکہ اس بنیاد پر ہر معاملے میں اشتراک عمل کے لئے بھی آگے قدم بڑھا سکتے ہیں۔ تقریر کے بعد ڈاکٹر خاں نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ اتحاد و اتحاد دیکھنے کے باوجود مسلمان کہیں متحد نہیں ہوتے پاتے کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان نہیں ہیں۔ ہمارا اسلام محض نام کا اسلام ہے نہ جو اسلام کا صحیح مفہوم سمجھتے ہیں اور اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں ایک اور سوال کے جواب میں ایچ کیونٹزم کی برزورگی کی اور اسے دنیا کے اسلام کا بہت بڑا دشمن قرار دیا۔</p>	<p>ہلاک مسلمان ممالک کو اپنے اپنے مفاد کی خاطر آلہ کار کے طور پر استعمال کر رہے ہیں اس امر پر زور دیا کہ تمام مسلمان ممالک ان دونوں ممالکوں کے دست نگر ہونے کی بجائے اسلام پر عمل پیرا ہوں اور کم از کم فکری و نظری اعتبار سے اپنے آپ کو ان دونوں کی ذمہ داری سے نجات دلائیں۔ دوران تقریر میں انہوں نے مسلمانوں کے درمیان باجی اتحاد پر بھی بہت زور دیا اور اس نمانہ کے ملاؤں اور علماء کو باجی اشتقاق و افتراق کا ذمہ دار ٹھہرایا۔ انہوں نے کہا اسلام کو سب سے زیادہ نقصان اسی طبقہ نے پہنچایا ہے یہ اس اسلام کو محدود کرتے جا رہے ہیں جس میں اہل قومیت کوٹ کوٹ کر بھجوا رہے ہیں۔</p>	<p>لاہور (۲۱ مئی) - لبنان کے ڈاکٹر محمد مصطفیٰ خاں نے آج سولہ سیمینار لاہور کے ذریعہ اہتمام وائی ایم سی۔ اے ہال میں تقریر کرتے ہوئے ان پر زور دیا۔ کہ اسلامی دنیا کی سیاسی اقتصادی مشکلات کا باعث وطنیت اور قومیت کا وہ غیر اسلامی تصور ہے۔ جو انتہا دہرہ کی تنگ نظری اور کوتاہ بینی پر مبنی ہے۔ انہوں نے کہا مثال کے طور پر مشرق وسطیٰ جو ایک وسیع ملک ہونا چاہیے تھا۔ چھوٹی چھوٹی ملکوں میں بٹھا ہوا اور ان میں بھی حکومت کی باگ ڈور مطلق العنان ہاتھوں میں یا جاگیرداروں کے ہاتھ میں ہے۔ اس ضمن میں ڈاکٹر خاں نے یہ واضح کرتے ہوئے کہ دوس اور ایک لاکھ امریکی</p>
---	--	--

رمضان المبارک میں مختلف مقامات کے مبلغین کے درس القرآن کا انتظام

از کرم سید زمر دین ولی الشریعہ صاحب ناظرہ ذمہ و تبلیغ دین

نظارت ذمہ و تبلیغ دین وزارت تعلیم و تربیت
دولت نے مشورہ کر کے صدر ذمہ و تبلیغ دین
میں سے مبلغین اور ذمہ داریاں مبلغین کے ذریعہ
رمضان المبارک کے مہینہ میں درس القرآن
جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس بارہ میں ہوا
مبلغین کو دی جاوے گی۔ اس بارہ میں ہوا
کہ وہ جمع ہو کر رمضان کے مہینہ میں مبلغین سے
قرآن مجید پڑھیں اور ان کے مہینہ میں
مہینہ میں پڑھیں اور ان کے مہینہ میں
ناک لیسے پیدا شدہ خدا کے فضل سے
پیدا کر کے پڑھیں اور ان کے مہینہ میں
۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔
۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔
۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔
۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔
۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔
۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔
۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔
۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔
۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔
۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

۴۔ مولوی غلام حیدر صاحب	۱۱۔ حافظ ابو ذر صاحب
۵۔ مولوی رشید الرحمن صاحب	۱۲۔ مولوی محمد احمد صاحب
۶۔ مولوی منجم الدین صاحب	۱۳۔ مولوی محمد شریف صاحب
۷۔ مولوی عبدالرحیم صاحب	۱۴۔ مولوی عبدالرحیم صاحب
۸۔ مولوی محمد عبدالرشید صاحب	۱۵۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۹۔ مولوی مسدک شاہ صاحب	۱۶۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۱۰۔ مولوی عبدالرحیم صاحب	۱۷۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۱۱۔ حافظ ابو ذر صاحب	۱۸۔ مولوی عبدالرحیم صاحب
۱۲۔ مولوی محمد احمد صاحب	۱۹۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۱۳۔ مولوی محمد شریف صاحب	۲۰۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۱۴۔ مولوی عبدالرحیم صاحب	۲۱۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۱۵۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۲۲۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۱۶۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۲۳۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۱۷۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۲۴۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۱۸۔ مولوی عبدالرحیم صاحب	۲۵۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۱۹۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۲۶۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۲۰۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۲۷۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۲۱۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۲۸۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۲۲۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۲۹۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۲۳۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۳۰۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۲۴۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۳۱۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۲۵۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۳۲۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۲۶۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۳۳۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۲۷۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۳۴۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۲۸۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۳۵۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۲۹۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۳۶۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۳۰۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۳۷۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۳۱۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۳۸۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۳۲۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۳۹۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۳۳۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۴۰۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۳۴۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۴۱۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۳۵۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۴۲۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۳۶۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۴۳۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۳۷۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۴۴۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۳۸۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۴۵۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۳۹۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۴۶۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۴۰۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۴۷۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۴۱۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۴۸۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۴۲۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۴۹۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۴۳۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۵۰۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۴۴۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۵۱۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۴۵۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۵۲۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۴۶۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۵۳۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۴۷۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۵۴۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۴۸۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۵۵۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۴۹۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۵۶۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۵۰۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۵۷۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۵۱۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۵۸۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۵۲۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۵۹۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۵۳۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۶۰۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۵۴۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۶۱۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۵۵۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۶۲۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۵۶۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۶۳۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۵۷۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۶۴۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۵۸۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۶۵۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۵۹۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۶۶۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۶۰۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۶۷۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۶۱۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۶۸۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۶۲۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۶۹۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۶۳۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۷۰۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۶۴۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۷۱۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۶۵۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۷۲۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۶۶۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۷۳۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۶۷۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۷۴۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۶۸۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۷۵۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۶۹۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۷۶۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۷۰۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۷۷۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۷۱۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۷۸۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۷۲۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۷۹۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۷۳۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۸۰۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۷۴۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۸۱۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۷۵۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۸۲۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۷۶۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۸۳۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۷۷۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۸۴۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۷۸۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۸۵۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۷۹۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۸۶۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۸۰۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۸۷۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۸۱۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۸۸۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۸۲۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۸۹۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۸۳۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۹۰۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۸۴۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۹۱۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۸۵۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۹۲۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۸۶۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۹۳۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۸۷۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۹۴۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۸۸۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۹۵۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۸۹۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۹۶۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۹۰۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۹۷۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۹۱۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۹۸۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۹۲۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۹۹۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۹۳۔ مولوی عبدالرشید صاحب	۱۰۰۔ مولوی عبدالرشید صاحب

شیخ حسام الدین احراری لیڈر کا حکومت کو چیلنج

شیخ حسام الدین احراری لیڈر نے جو سوسائٹی کا چیلنج دیا ہے وہ ان کی
تقریر سے جو احراری اخبار آزاد کا اجتماع نورخبر ۳۳ مئی
۱۹۵۲ء میں شائع ہوئی ہے اظہارِ رائے ہے ملاحظہ ہو۔
تعمیر ملک میں ہرگز انوں کے عوامی اجتماعات منعقد
نہیں ہونے دیں گے۔
یہ چیلنج براہ راست حکومت کو ہے۔ کیونکہ پاکستان کے قانون کی دہی
مخالف ہے۔ کیا حکومت اس چیلنج کا کوئی جواب دے گی؟

اعلان برائے حصہ داران اسلام پور اسٹیٹ

میں نے اسلام پور اسٹیٹ کے حصہ داروں کے نام ایک نہایت ضروری
اعلان الفضل ۱۷ اپریل ۱۹۵۲ء میں شائع کیا تھا مہربانی کر کے تمام حصہ داران
توجہ فرمائیں اور اس اعلان کو پڑھ کر میرے ساتھ براہ راست خط لکھ کر
کہیں کہ اس اعلان پر آپ چھڑ دینے کی ایک مزید ادا کر دیں تو ہمساری
ساری رقم محفوظ ہو جاتی ہے۔ تمام جاندار ہمارے قبضہ میں
رہ جائے گی۔ اس کے بعد چاہے تو زمین پر قبضہ نہیں کیا
رقم واپس لے لیں۔ اصل شمارہ ۱۹۵۲ء کے اخبار سے ضرور پڑھیں
فتح محمد سیال D 33 نادل ٹاؤن لاہور

جن جماعتوں کا سائنز موجود ہے اور ان کے
سائنس دانوں کو اس کے ذریعہ تعلیم و تربیت اور
موجودہ تبلیغ کے۔ اس میں جو کوئی کام ہے وہی
ہے۔ وہ اس مہینہ کے اختتام پر پورا کر دیں گے
ان کا ہونا۔ ان کے انتظام کیا جائے گا تاکہ
کے تحت رہ کر کسی قوم کے مہینہ میں شروع
کر دیا جائے۔
ناظرہ ذمہ و تبلیغ دین
درس اسی کے
منہ اسم جہاں درسیہ دیں گے
لاہور شہر
۱۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۲۔ مولوی عبدالرشید صاحب
۳۔ مولوی عبدالرشید صاحب

مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۵۲ء

تعلیم الاسلام کا لچ کاھو

حضرت امیر المومنین عقیقۃ المسیح اثنی عشریہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

”اجاب کو چاہیے کہ خاص طور پر اور کوشش کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعلیم حاصل کرے اور اپنے غیر احمدی اجاب میں تحریک کریں جہاں اللہ خیراً“

(مستقل اور اخبار الفضل اور انور اسلامک ایک ایسی کئی ترقی فرما کر لے۔)

جب ہمارا یا امام عین ایک کام کرنے کی ہدایت دیتا ہے تو ہمارا پہلا کام یہ ہے کہ ہم اطاعت کریں اور بعد میں اس کی اوجھ بچ پر غور کریں۔ جماعت احمدیہ اپنے دارالافتاء میں ایک منظم جماعت ہے اور یہ تنظیم کوئی مصنوعی نہیں جو انسانوں نے چند معاملات کی ترقی پر بنائی ہو بلکہ اس کی تنظیم بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانہ میں ایسا تجویز دینے کے لئے کھڑا کیا ہے۔

مصنوعی تنظیموں کی جیکو جیکو چند نیاویں یا دسویں صدیوں میں پیدا ہوئی تھیں۔ ان سے ایک حقیقی تنظیم جس کو اللہ تعالیٰ نے وجود بخشا ہو اور جس کا امام احمدی علیہ السلام پر ہدایات دیا ہو۔ ان کے اصلاحی کاموں کی ترقی اور اولیٰ لازم ہوتی ہے۔ ایک احمدی کے لئے تو امتنا جاسا ہی کافی ہے۔ کہ اس کے پیارے امام نے جو حلیہ و وقت ہے یہ ہدایت دی ہے کہ ہم اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام کا لچ میں تعلیم کے لئے بھیجیں۔

اس اصل ایک احمدی کے لئے ہیں اس بارے میں مزید دلائل دینے کی چند ضرورت نہیں۔ مگر اسلام ایک دین ہے جو ہمیں ہر بات کو عقل کی ترازو پر تو لے کر نہ صرف اجازت دیتا ہے بلکہ تاکید کرتا ہے چنانچہ قرآن کریم میں بار بار اخلاقی عقولوں کے الفاظ کا آٹا ظاہر کرتا ہے۔ کہ خود خدا تعالیٰ ہی اپنے احکام بالجبر منوانا جاتا نہیں سمجھتا۔ بلکہ ہم تو کہیں گے یہ اللہ تعالیٰ کی محبتوں کی تو ہیں۔ اگر ہم اس کی ہدایات کو عقل کی کوئی پر بھی صحیح اور

کامل العیار ثابت نہ کریں اس لئے اُدھیکھیں کہ ایک احمدی طالب علم کے لئے تعلیم الاسلام کا لچ میں تعلیم حاصل کرنا کیوں ضروری ہے۔ مشہور حدیث یا مقولہ ہے کہ

العالم علیٰ علمان عالم الابدان

وعلو الابدان یعنی علم کی دو قسمیں ہیں اجسام کا علم اور ابدان کا علم۔ اب تمام کا بچوں کے مقابلہ میں جو اس وقت پاکستان میں تعلیم دے رہے ہیں۔ یہ خصوصیت صرف تحصیل الاسلام کا لچ کا ہے۔ کہ اس میں دنیاوی اور دینی تعلیم کا نہایت متدل امتزاج ہے۔ دنیاوی تعلیم اس کو صوب سے دی جاتی ہے۔ کہ دین خرا کوشش نہ ہو جائے۔ اور دینی تعلیم کا یہ انداز ہے۔ کہ دینی تعلیم کے لئے وہ محدود معادن بن جاتی ہے۔ نہ کہ رکاوت علم کے ساتھ جس چیز کی کمی ہم اچھل دوڑ کر تعلیم گاہوں میں دیکھتے ہیں وہ طالب علموں کی صحیح تربیت کے مستحق ہے۔ تعلیم الاسلام کا لچ میں دینی اور دنیاوی تعلیم کے متدل امتزاج کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ طلبہ کی صحیح تربیت بھی خود بخود ہوتی چلی جاتی ہے۔ ہم صرف ایک مثال پیش کرتے ہیں باوجودیکہ تعلیم الاسلام کا لچ میں اس کی تازہ کاری جیسے شہر میں واقع ہے جہاں طالب علموں کی گراہی کے لئے سینکڑوں سامان موجود ہیں۔ اور اس کا اثر دوسری جگہ نمایاں نظر آتا ہے۔ تعلیم الاسلام کا لچ کی فضا جلیا کہ کبھی کبھار میں اور بہت سے کم نہیں۔ ہمارا ذاتی تجربہ ہے کہ علم جوں اور تقریروں میں بھی تعلیم الاسلام کا لچ کے بارے میں اس کا وہ راز ہے خود کوش اور پڑھا ہوا ہے کہ باہر سے آئے ہوئے مقررین بھی حیرت و زہرہ رہ جاتے ہیں۔ جہاں دوسرے کا بچوں کے

طالب علم مقررین کو ایک لفظ بھی نہیں بولنے دیتے۔ ڈال کا جمال ہے کہ تعلیم الاسلام کا لچ میں بڑے سے بڑے ناڈیہ مقرر پر بھی پاؤں کے گھسنے تک کو آواز ہی اٹھنے۔ یہ سب تربیت کا کمال ہے۔ اور لاہور میں وہ کہہ کر ایسا کمال حاصل کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسے تربیت یافتہ نوجوان ہیں ان کے بہترین اور کارآمد مشہور بن سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ دینی ورثہ کے نتائج کے عموماً

بھی تعلیم الاسلام کا لچ میں ہمیشہ پیش رہتا ہے۔ گزشتہ سالوں کے نتائج اس کے ثبوت ہیں اور باوجودیکہ ہمیں مذہبی تعلیم پر پورا زور دیا جاتا ہے اختلاقی مسائل میں نہایت روا داریا نہ طریق امتیاز کی جائے۔ ایسے مسائل کو بھی عدل و انصاف کے ماسٹر میں مائل نہیں ہونے دیا جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے غیر از جماعت والین بھی تعلیم الاسلام کا لچ میں اپنے بچوں کو بھیجنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔

یہ چند باتیں محض امتثال الامر کے لئے بیان کر دی گئی ہیں۔ ورنہ شک آس مت کہ خود بخود نہ کہ عطا دیوید

پاکستان اور اسلامی ممالک

ہم دیکھ رہے ہیں کہ چند دوسرے دو معاصرین منظم طور پر امور خارجہ کے متعلق نہایت مبہم انداز سے خدمت فرما رہے ہیں۔ پہلے ایک مسافر ایسا کمال سیاست دانہ دکھاتا ہے۔ تو اس کے بعد دوسرا اس کی تائید میں علم و عرفان کے موتی بکھرتا ہے۔

آج یعنی آہرمی کی اشاعت میں بھی ان میں سے ایک مسافر نے ”پاکستان اور اسلامی ممالک“ کے موضوع پر اپنے خیالات عالیہ ظاہر فرمائے ہیں۔ ”موضوع“ تو جیسا کہ ادارہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے محض پر وہ فرض کے لئے استعمال کیا گیا ہے مگر یہ پردہ اتنا باریک ہے کہ اصل دعوائی مجرب خود بخود چلنے سے باہر کھڑی نظر آتی ہے چنانچہ فرمایا ہے۔

دنیا کے اسلام کو ایک جا کرنے اور ان کا ایک ہلاک بنانے میں پاکستان نے اب تک جو بھی سامع کی ہیں۔ انہیں سے کہنا چاہتا ہے۔ کہ وہ زیادہ کامیاب نہیں ہو سکیں۔ بلکہ بعض حضرات کا جو ابھی اس صورت نام و ترکان کی سیاست کر کے آئے ہیں تو یہ کہنا ہے کہ ان بچوں کے باآئنا طبعوں میں پاکستان کی غایہ پالیسی سے بارے میں کافی فلفطہ خیالی پیدا کی جا چکی ہیں۔ اور ان بچوں کے سیاسی عقولوں میں پاکستان کے بارے میں محدود اور اخراخت کے وہ جذبات نہیں ہونے چاہئیں۔

معلوم ہے کہ بعض حضرات جو ابھی مصر و شام و ترکی کی سیاحت کر کے آئے ہیں۔ ان میں آخر ان کو کوئی آتا تو جہاں چاہئے تھا محض ایسے نامعلوم حضرات سے منہی طور پر معلومات حاصل کر کے

ملک کے ایک نہایت اہم مسئلہ پر فیصلہ کن اظہار رائے کرنا ملک کو وہ دستہ اور کسی منظم تجویز کے تحت گمراہ کرنے کی کوشش کے سوا اور کیا بھیج سکتا ہے۔ کچھ تپوں سجانے والے ہیں تا ریلے والے کو تو ضرور پردے میں رکھتے ہیں۔ مگر تپوں کو نہیں چھپاتے۔ جہاں تپیاں ہیں سسٹے نہ ہوں تو کین ناچ کی دیکھو گا۔

باوجودیکہ دنیا کے ہمت و بود میں تمام اسلامی دنیا پاک ان کی سوس و کوشش کی طلبگی ہے۔ مگر یہ معاصر کھتا ہے۔

ترک ہم سے ہر گز اور مصر کے ایک با اثر مطلق نے بھی ہمارے اس مسک کو پسند نہیں کیا۔

معلوم نہیں معاصر کو یہ باتیں کن ذرائع سے معلوم ہوئی ہیں۔ معلومات کے جو سیدھے سادے ذرائع ہیں۔ ان سے تو ایسی کوئی بات نظر نہیں آتی۔ آخر معاصر بتائے کہ روز رگوش کی طرح چمکنے والے حقائق کے سامنے محض اور خاص ذرائع سے حاصل کی ہوئی معلومات عالم ہمت و بود میں کس طرح مجذوب کی بڑے عزیز کر جاسکتی ہیں؟

شروع میں معاصر کھتا ہے۔

”پاکستان کے موعود وجود میں آنے کے فوراً بعد ہماری فارم پالیسی کا سنگ بنیاد یہ قرار پایا تھا کہ اسلامی ممالک کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعلقات قائم کئے جائیں۔ اور اگر ممکن ہو تو اسلامی ممالک کا اپنا ملک بنایا جائے جس میں پاکستان شریک ہو۔ یہ پالیسی ہر لحاظ سے صحیح اور مناسب تھی۔ کیونکہ یہ اسلامی ممالک جغرافیائی لحاظ سے ایک منطقے میں واقع ہیں۔ ان کی اقتصادی ضرورتیں ایک ہی ہیں۔ دفاعی لحاظ سے بھی ان میں ایک جہتی کی ضرورت ہے۔ اور پھر سب سے زیادہ یہ ان کے تمدنی خااری اور مذہبی مسائل ایک سے ہیں۔ اور یہ ایک ہی طرح حل کئے جاسکتے ہیں۔“

پھر آگے چکر معاصر کھتا ہے۔

”پاکستان نے اسلامی ممالک کو ایک کرنے میں (باقی دیکھو صفحہ ۴)“

الدائر میں

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مستقل قیام گاہ

از محرم مزار بکرت علی صاحب اسٹنٹ سول انجینئر ایران حال قادیان

(منقول از ہفت روزہ بدر دارالریح قادیان)

(۴) بیت الفکر جس کا ذکر براہین آئمہ میں بھی موجود ہے۔ اور جس کے تعلق ابہام الہامی میں من دخلہ کان امنائے الفاظ آئے ہیں۔

(۵) صحن مکان حضرت ام ایمن بان بنی ہاشم کے فرخس دالان کے باہر ہے

(۶) صحن مکان یہ ۱۰۰ سے ایک تہہ اونچا ہے اور بعد میں توسیع کر کے بنایا گیا تھا۔

(۷) برآمدہ - محلہ

و سلا ان گھوڑوں پر سوار

کے لئے حضرت امیر المومنین

ایہ اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ

دری قرآن کریم فرمایا کرتے

تھے:

(۸) کمرہ جس میں کبھی

کبھی خدام میں بھی رہ لیتی

تھیں۔ اور ناندان حضرت

سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے دوسرے افراد بھی رہنے

کا واسطہ رہتے تھے۔

۱۰) اس کے

حضرت امیر المومنین ایہ

اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ

دوسرے افراد خندان حضرت

سیح موعود علیہ الصلوٰۃ

والسلام سید مبارک

میں تشریف لے جاتے

تھے۔

(۹) باورچی خانہ جس میں

کھانا تیار ہوتا تھا۔ اور

یہیں بھی حضرت موعود

خود بھی کھانا یہاں تیار

کرتے تھے۔

(۱۰) بیت الریاضت

جس میں حضرت سیح موعود

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

دعوت سے پہلے چھ ماہ

کے روزے رکھے اور

اس کی قرنی کھڑکی

کے ذریعہ حضرت مرزا

سلطان احمد صاحب کے مکان سے کھانا آجاتا

جو چھوٹے ذریعہ اور کھینچ لیا جاتا تھا۔

(۱۱) کمرہ خورد و نوش کاملان میں دکھا جاتا تھا۔

(۱۲) کمرہ یہ حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے اس وقت جب حضرت ثانی صاحب رہنے اپنے کمرے

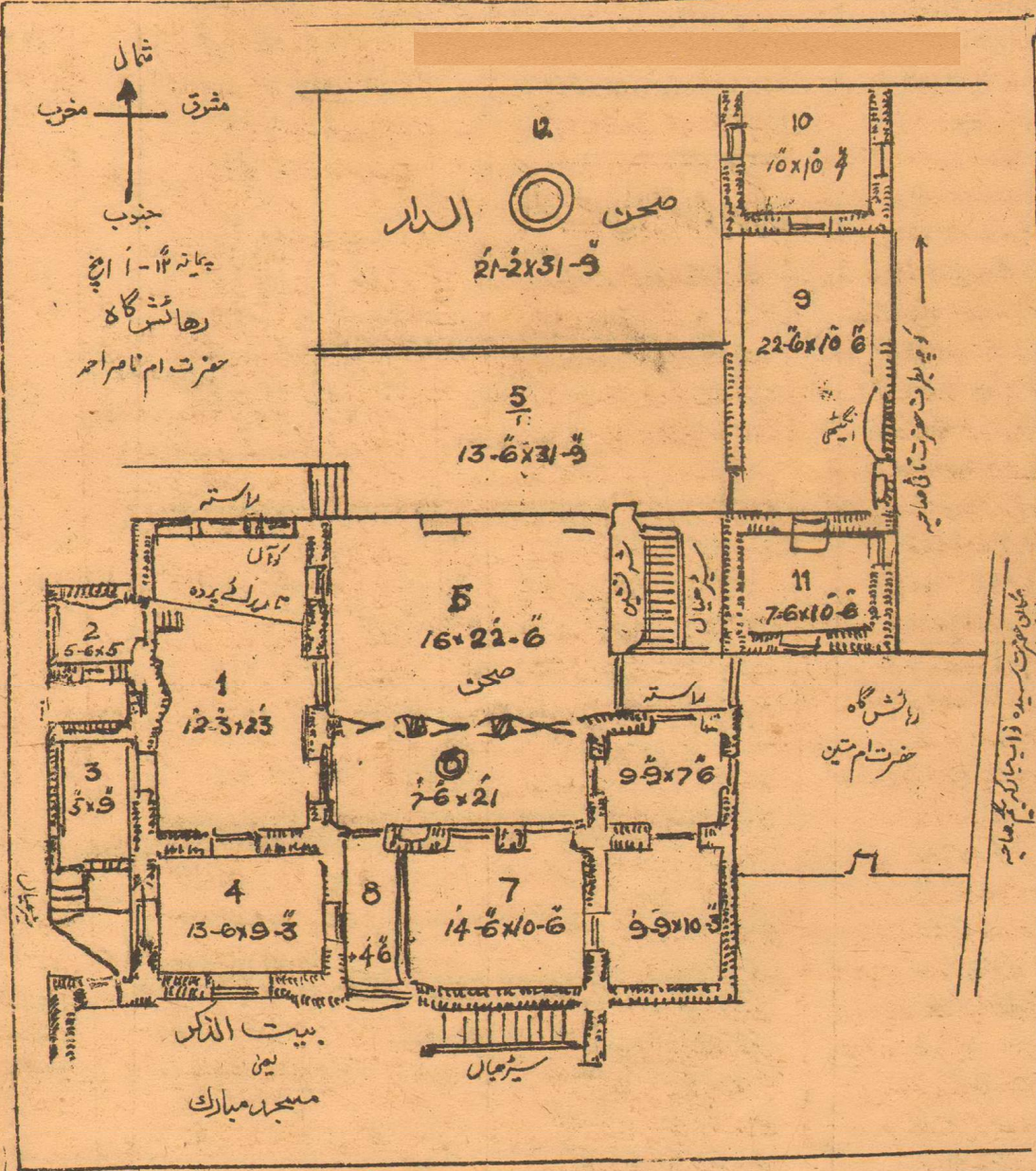
سے پانی لینے میں لاک لیں جا ہی تو باورچی خانہ سے پانی

کاپانی بہت ٹھنڈا اور لذیذ ہے۔

میںوں کی طرحی حضرت سیح موعود علیہ السلام اور حضرت ابان کمرہ ٹھکانہ کے ذریعہ پختہ حصہ میں تشریف لے جاتے تھے۔

نقشہ میں ایک تازہ ظاہر کی گئی ہے جس پر پردہ لٹکا ہوا تھا۔ اور جب کوئی خاص خادم بیت اللہ میں جملے کے لئے حاضر ہوتے تو حضرت ام ایمن اس پردہ کی اوٹ میں جاتیں۔

(۱۳) بیت الدعا اس کی تعمیر ۱۹۱۷ء میں ہوئی



"الدائر" سیدنا حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس حصہ کا نقشہ جس میں موعود علیہ السلام اور حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مستقل قیام گاہ تھی ذیل میں ملاحظہ فرمائی تو ان کے پیش کیا جاتا ہے۔ یہاں حضرت سیح موعود علیہ السلام کے بعد اس حصہ میں سیدۃ النسا حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی مستقل قیام گاہ تھی اور یہ سب کمرہ عیال اور صحن وغیرہ آپ کی ہی طرف منسوب ہوتے تھے۔ چونکہ بیرونی دنیا بالخصوص پاکستان کے دوستوں کے لئے اس وقت ان مقدس مقامات کو دیکھنے میں بہت سی روک تھامیں تھیں۔ اس لئے ان کی یاد تازہ کرنے کے لئے ان دوستوں کے از ویاد علم کے لئے جن کو کبھی ان مقدس مقامات کو اندر سے دیکھنے کا موقع نہیں ہوا یہ نقشہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس بات سے دل نہایت درد مند اور انکھیں اشکیا رہیں کہ حضرت ام ایمن بان بنی ہاشم کے مکان میں ان مقامات کو موعود اور کمرہ چھوڑنا پڑا۔ اب اپنی ارض جس کے لئے ان بنی ہاشم نے آئینہ گئی خدا تعالیٰ ان مقدس مقامات پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے جن کے بابرکت وجودوں سے یہ مقامات بابرکت یا مہر ہوئے امین

(۱) دالان حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا

یہ کمرہ دالان سے ۳۰ فٹ اونچا ہے اور کمرے کے ذریعہ اس کمرہ میں داخل ہوا جاتا ہے۔ یہ کمرہ حضرت سیح موعود علیہ السلام نے خاص طور پر دعا کرتے اور گھر کی تازگی کرنے کے لئے تعمیر کروایا تھا۔

(۳) اس کے علاوہ یہ کمرہ میں تعمیر ہوا اس میں بیت اللہ ہی تھا۔ اور یہ قیل خانہ وغیرہ حضرت ام ایمن بان کے استعمال میں تھا۔ تاکہ آثارا یہ غسل خانہ دالان کے نزدیک سے ۶ فٹ اونچا ہے

حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیواہ حضرت ام ایمن بان ۶۰ فٹ دالان کو بیت اللہ کا حصہ قرار دیا ہے۔ اس کی چھت پہلے کم اونچی تھی۔ بعد میں اس کو زیادہ اونچا کیا گیا۔ حضرت ام ایمن بان شادی کے بعد اس دالان میں آئیں اور ۱۹۱۷ء تک یہاں مستقل قیام میں رہیں۔ اس کے شمال کی طرف دو کمرے ہیں جو نیچے کے کمروں میں کھینچتے تھے۔ ان کے ایک طرف کھڑکی کی سیڑھی ہے اور ایک طرف

سے دل نہایت درد مند اور انکھیں اشکیا رہیں کہ حضرت ام ایمن بان بنی ہاشم کے مکان میں ان مقامات کو موعود اور کمرہ چھوڑنا پڑا۔ اب اپنی ارض جس کے لئے ان بنی ہاشم نے آئینہ گئی خدا تعالیٰ ان مقدس مقامات پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے جن کے بابرکت وجودوں سے یہ مقامات بابرکت یا مہر ہوئے امین

(۱) دالان حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا

حضرت مجدد الف ثانی علیہ السلام

سوانح حیات

شیخ محمد احمد یانی پتی

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو بر عظیم ہندوستان کے عمار و صوفیا میں ایک متنازعہ نسبت حاصل ہے۔ آپ کی پیدائش مشرقی پنجاب کی ریاست پٹیالہ کے ایک مشہور شہر سرسہ میں ہوئی۔ آپ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے تھے۔ پیدائش سے پہلے آپ کے والد شیخ عبداللہ نے جو خود بھی بہت عالم فاضل اور بزرگ شخص تھے۔ خواب میں دیکھا کہ

”تمام جہان میں تاریکی پھیل چکی ہے، سور بندر، ریچھ لوگوں کو ہلاک کر رہے ہیں۔ یکایک میرے سینے سے ایک نور نکلا جس میں سے ایک تخت نمودار ہوا۔ اور اس پر ایک بزرگ نیچے لگائے بیٹھے ہیں۔ ان کے سامنے تمام ظالم بے دین اور ظالم ذبح کے چارے ہیں۔ اور کوئی گوارا دینے والا آواز دیتا ہے۔ جاع الحق و زھق الباطل ان الباطل مکان زھوتا۔“

میں اللہ کے انہوں نے اس خواب کی تفسیر اپنے مرشد سے پوچھی، انہوں نے بتلایا کہ تمہارے نانا لڑکا پیدا ہو گا جو ہندوستان سے اتحاد اور بدعت کو دور کرے گا۔ چنانچہ پندرہ سال کی عمر میں سلطان ۲۶ جون ۱۵۱۹ء کو آپ کی پیدائش ہوئی۔ تعلیم اور درجہ تدریس حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد ماجد سے تعلیم حاصل کی۔ بعد ازاں سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ اور وہاں کے کئی اہل کمال بزرگوں سے تفسیر حدیث فقہ اور عقائد کی کتابیں پڑھیں۔ سترہ برس کی عمر میں تمام علوم سے فارغ ہو گئے۔ کچھ مدت تک لوگوں کو درس دتدریس دینے کا سلسلہ جاری رکھا۔ اس کے بعد آپ اکبر آباد (آگرہ) تشریف لے گئے۔ جو ان دنوں دارالسلطنہ تھا۔ اور ایک مدت تک وہاں قیام کیا۔

چونکہ وہ بھی آپ کی متعدد خوبیوں سے واقف تھا۔ اس لئے وہ آپ کا خاص پاس کرنا تھا۔ ابو الفضل کے لغائی فیضی کو آپ نے اس کی تفسیر بے لفظ کے لکھنے میں بڑی مدد دی تھی۔ اور تفسیر کا ایک حصہ اسے لکھ کر دیا تھا۔ اسی دوران میں آپ نے کئی رسائل عربی اور فارسی زبان میں لکھے۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ کے والد صاحب آپ کو آگرے جاکر ملا لائے۔ اور آپ نے سرسہ میں سکونت اختیار کر لی۔

حضرت باقی باللہ کی بیعت

والد کی وفات کے بعد حج کے ارادہ سے گھر سے چلے۔ جب دہلی پہنچے۔ تو وہاں حضرت خواجه باقی باللہ سے ملاقات ہوئی۔ حضرت خواجه باقی باللہ نہایت باخدا اور ولی کامل بزرگ تھے۔ آپ ہندوستان میں سلسلہ نقشبندیہ کے بانی تھے۔ خواجه صاحب آپ سے بڑی شفقت سے پیش آئے۔ ان کی فرمائش پر آپ نے حج کا ارادہ ترک کر کے انہی کے پاس قیام کیا۔ اور ان کی بیعت کر لی۔ خواجه صاحب آپ کے جوش اور ذوق و شوق کی بڑی تعریف کرتے تھے۔ اور آپ کا بڑا احترام ان کے دل میں تھا۔ لیکن دفعہ تو وہ آپ کا اس طرح ادب کرتے تھے کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اگر حضرت امام ربانی مرشد ہیں۔ اور وہ ان کے مرید۔ دہائی ماہ تک دہلی میں رہنے کے بعد آپ پھر سرسہ تشریف لے گئے اور وہاں علوم کی تربیت و اصلاح اور اعلائے کلمۃ الحق میں مشغول ہو گئے۔ دو دفعہ اور مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

سلسلہ تبلیغ

حضرت خواجه باقی باللہ کے انتقال کے بعد حضرت امام ربانی نے آپ کے کام کو بڑی وسعت دیا۔ چنانچہ کئی زمانہ تھا۔ آپ نے اراکین سلطنت کے ساتھ اپنے تعلقات بڑھائے۔ اور بڑے زور و جوش میں انہیں شریعت کے احکام کو بترار رکھنے اور ان کو ترویج دینے کی تلقین کی۔ ساتھ ہی عام تبلیغ اور رشد و ہدایت کا سلسلہ برابری جاری رکھا۔ آپ کی زبان اور قلم میں خدا تعالیٰ نے بڑی تاثیر رکھی تھی۔ لوگ جو حق درجوں آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہوتے تھے۔

۱۱۱۱ھ میں اپنے ایک مرید شیخ مدیح الدین کو جہانگیر کے لشکر میں ارشاد و ہدایت کے لئے بھیجا۔ انہی اگرچہ کافی کامیابی ہوئی۔ لیکن مخالفت بھی بڑی شدت سے ہوئی۔ اسی ضمن میں آپ کو بھی

بادشاہ کے دربار میں حاضر ہونا اور پھر قید ہونا پڑا اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

علماء کی شورش

جب حضرت امام ربانی رح کاروبار بڑھنے لگا۔ اور لوگ آپ کی پر معارف باتوں سے متاثر ہو کر کثرت سے آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہونے لگے۔ تو اس وقت کے درباری علماء کو بڑا فکر پیدا ہوا۔ کہ کہیں اس طرح ہمارا اثر و رسوخ جو دربار میں اور عوام میں ہمیں حاصل ہے۔ چھین نہ جائے۔ وہ برابر اسی فکر میں رہتے تھے۔ کہ کوئی ایسی بات پیدا ہو۔ جس سے ہم بادشاہ کو حضرت مجدد کے خلاف کھڑا کر سکیں۔ انہی دنوں آپ نے ایک مکتوب تحریر فرمایا۔ جس میں اپنے عروج و روحانی کا ذکر کیا۔ یہ مکتوب دفتر اول کا گیا رکھواں مکتوب ہے۔ اس میں آپ نے فرمایا تھا۔

”وہ مری عرفی ہے۔ کہ اس مقام کے ملاحظہ کے وقت اور بیعت کے مقام ایک دوسرے کے اوپر ظاہر ہوتے۔ نیاز و عاجزی سے توجہ کوئی کے بعد جب اس پہلے مقام سے اوپر کے مقام میں پہنچا۔ تو معلوم ہوا کہ حضرت ذوالنورین رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ اور دوسرے خلفا کا بھی اس مقام میں عروج واقع ہوا ہے۔ اور یہ مقام بھی تکمیل و ارشاد کا مقام ہے۔ اور ایسے ہی اس مقام سے اوپر کے دو مقام بھی جن کا اب ذکر ہوتا ہے۔ تکمیل و ارشاد کے مقام ہیں۔ اور اس مقام کے اوپر ایک اور مقام نظر آیا۔ جب اس مقام میں پہنچا۔ تو معلوم ہوا کہ یہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا مقام ہے۔ اور دوسرے خلفا کا بھی وہاں عروج واقع ہوا ہے۔ اور اس مقام سے اوپر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مقام ظاہر ہوا۔ بندہ اس مقام پر بھی پہنچا۔ اور اپنے مشائخ میں حضرت خواجه نقشبند قدس سرہ کو ہر مقام میں اپنے ہمراہ پانا تھا۔ اور دوسرے خلفا کا بھی اس مقام میں عروج واقع ہوا ہے۔ اور عروج اور مقام اور ثبات کے کچھ فرق نہیں ہے۔ اور اس مقام کے اوپر سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کوئی مقام معلوم نہیں ہوتا۔ اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے مقابل ایک اور نہایت عمدہ نورانی مقام کہ اس جیسا کبھی نظر نہ آیا تھا۔ ظاہر ہوا۔ اور وہ مقام اس مقام سے نفوذ اس بلند تھا جس طرح کہ صغیر کو سطح زمین سے ذرا بلند بنائے ہیں۔ اور معلوم ہوا۔ کہ وہ مقام جمہوریت کا مقام ہے۔ اور وہ مقام ریجن اور امتش تھا۔ اپنے آپ کو بھی اس مقام کے عکس سے دیکھیں معلوم کیا۔ اس مکتوب کا تحریر فرمایا تھا۔ کہ ایک شورش برپا ہو گئی۔ علماء نے آپ کے خلاف کفر اور قتل کا فتوے دینے شروع کئے۔ عوام کو آپ سے

معرفت کرنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ بادشاہ کو بھی آپ کے خلاف کھڑا کرنا شروع کیا۔ کہ سرسہ کا ایک شخص اپنے آپ کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے افضل سمجھتا ہے۔ اور ایسے دعوے کرتا ہے۔ جن سے کفر لازم آتا ہے۔ علماء کے علاوہ دوسرے اراکین سلطنت نے بھی بادشاہ کے کان بھر کر شروع کئے۔ کہ شیخ احمد نے عمدت کا دعویٰ کیا ہے۔ ہزاروں آدمی اس کے مرید ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ اس کا اثر حکومت کے لئے مفید ثابت ہو۔ چنانچہ جہانگیر نے حاکم سرسہ کی معرفت آپ کو بلا بھیجا۔ جب آپ دربار میں حاضر ہوئے۔ تو بادشاہ نے پوچھا کہ تم اپنے آپ کو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل سمجھتے ہو؟ آپ نے فرمایا۔ ”جہم حضرت علیؓ کو جو خلیفہ چہارم میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل نہیں جانتے۔ تو تم خود کس شہادت قطار میں ہیں۔ کہ ان سے افضل ہوں گے۔“

بادشاہ نے کہا ”تمہارے مکتوبات کیا کہتے ہیں“ فرمایا کہ ”مکتوبات میں سوگ اور عروج مقامات کا جو ذکر آتا ہے۔ یہ عروج صرف لحظہ نظر کا ہے۔“ بادشاہ نے پوچھا ”وہ کس طرح؟“ فرمایا۔ ”لیکن اسی طرح جس طرح تم کسی شخص کو اپنے پاس بلا کر سرگوشی کرو۔ تو حضور ہے یہ شخص مقام سفیہ ہزاری اور بیخ ہزاری دنیہ لے کر تا ہوا آئے گا۔ اور لحظہ نظر کو سرگوشی کے بعد پھر اپنے اصل مقام پر واپس آجائے گا۔ ان عبور مقامات سے یہ تفسیر ہرگز نہیں نکل سکتی۔ کہ وہ شخص اب سفیہ ہزاری وغیرہ مراتب سے بڑھ گیا ہے۔ ہمارا عروج بھی اسی طرح کا تھا۔“

بادشاہ کا اس جواب سے کسی نہ ہوئی۔ مزید سوال لوگوں نے اسے بغور کیا۔ کہ آپ اہل اللہ ہیں لیکن اس نے آئین دربار کے مطابق سیدہ نہیں کی۔ بادشاہ نے آپ کو دوسری بار طلب کیا۔ اور ادب و شائستگی سے سیدہ کا مطالبہ کیا۔ لیکن آپ اس کو شکر سمجھتے تھے۔ آپ نے ایسا کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ اور فرمایا۔

”میں نے یہ عزم کیا ہوا ہے کہ سوائے خدا کے عزوجل کے اور کسی کو سیدہ نہ کروں۔“

السیبری

جہانگیر یہ الفاظ سکر غیب و غیب سے لہر گیا۔ اور اس نے آپ کو اجیرا گوالیار کے قلعہ میں قید کر دیا۔ حضرت مجدد الف ثانی رح کو قید کرنا جہاں جہانگیر کی پیشانی پر ایک نہ بیٹھے دلا دروغ ثابت ہوا۔ دہلی میں واقع قید آپ کے لئے زیادہ ترقیات اور روحانی اصلاح کا باعث ہوا۔ خود آپ نے اپنے مکتوبات میں فرمایا ہے کہ یہ قید اور مصائب میرے ایمان میں زیادہ اور مصیبت کا باعث ہے۔ (باقی صفحہ ۶ پر)

وصولی ولقبایا جات جماعت کے احقر تہستان

جامعہ سیدتی لقیہ عبدالمصطفیٰ کی کیت کب دیکھو

احقری مبشرین کے چیلنج پر مناظرہ سے فرار

۱۰ جون ۱۹۵۲ء

تاریخ	چندہ مام حلیہ	تقیا	چندہ مام حلیہ دوست راست	
			تقیا	وصولی
۲۴۴	۳۰۸	۵۵۲	۴۴۲۱	۲۵۱۱
۲۱	۱۵۳	۱۴۲	-	۱۳۵۰
۲۲	۲۱	۶۵	۲۰۸	۵۳۶
۱۹	۷۶	۹۵	۷۰۶	۱۱۵۰
۱۲۴	۲	۱۲۸	۸۸۲	۱۰۷۰
۲۸	۱۰	۵۸	۲۲۰	۴۹۵
۳۰	-	۳۰	۲۶۹	۲۰۰
۲۰۶	۳۳	۲۳۹	۱۵۹۹	۲۲۷۶
۳۶	۲۵	۶۱	۲۲	۲۵۰
۵۹	۳۲	۹۳	۲۲۸	۳۲۳
۱۶	۲۲	۳۸	۲۲۰	۲۵۶
۵	۲۱	۲۶	۱۷۸	۹۲
۳	۲۷	۳۰	۲۲	۲۸۹
۱۳	-	۱۰۳	۱۰۵۲	۱۱۷۲
۱۲۹	۱۷	۱۳۶	۹۹۵	۱۱۳۶
-	۲۶	۱۳	-	۲۲۷
-	۱۲۵	۱۲۵	۶۵	۱۰۸۷
۱۳۹	۵	۱۲۲	۸۸۹	۹۹۲
۱۶۸	۳۵	۲۰۳	۱۰۷۸	۱۶۱۰
۸	۱۸	۲۶	-	۱۴۵
۵۸	۲۹	۸۷	-	۳۹۷
۱۰۲	۶	۱۱۰	۲۵۲	۵۹۰
-	۳۳	۲۳	۷۸	۲۱۶
۳۲	۱۵	۲۹	۲۱	۱۹۱
-	۷	۷	۲۱	۱۰۴
۱	۶	۱۹	۲	۱۲۵
۲۹	۲۳۸	۲۸۷	۵۲۲	۲۵۰۶
۶	۲۷	۳۳	۱۰۸	۲۹۷
-	۹	۹	۱۰	۷۵
۸۹	۱۶	۱۰۵	۸۲۵	۱۰۵۳
۳۶	۱۳	۲۹	۲۲۵	۵۷۵
۲۲	۱۲	۳۲	۱۹۲	۳۰۶
۱۶۰	۲۰	۱۸۰	۱۱۴۲	۵۳۳۶
۲۹	۵	۳۲	۱۷۱	۸۰
۲۵	۵۲	۷۷	-	۶۳۲
۵۹	۸۳	۱۲۲	۲۳	۸۸۳
۸	۵	۱۳	۱۰	۶۹

پچھلے دنوں ایک صاحب نام سمودی صلیبی مدرسہ میں جو لڑائیوں کا جرم آشکار کرنے کے لئے منظم کیا گیا۔ اس میں مدرسہ کے طالب علموں نے اپنی حق بات کو سامنے لایا اور ثابت کیا کہ اس مدرسہ میں جو اسلامی تعلیم دیا جا رہی ہے وہ بالکل صحیح ہے اور اس مدرسہ کے مخالفین کو ہار دینا ہے۔

اس صاحب نام مدرسہ کے خلاف میں ایک اخباری مضمون شائع ہوا جس میں مدرسہ کے مخالفین نے اپنی حق بات کو سامنے لایا اور ثابت کیا کہ اس مدرسہ میں جو اسلامی تعلیم دیا جا رہی ہے وہ بالکل صحیح ہے اور اس مدرسہ کے مخالفین کو ہار دینا ہے۔

اس صاحب نام مدرسہ کے خلاف میں ایک اخباری مضمون شائع ہوا جس میں مدرسہ کے مخالفین نے اپنی حق بات کو سامنے لایا اور ثابت کیا کہ اس مدرسہ میں جو اسلامی تعلیم دیا جا رہی ہے وہ بالکل صحیح ہے اور اس مدرسہ کے مخالفین کو ہار دینا ہے۔

اس صاحب نام مدرسہ کے خلاف میں ایک اخباری مضمون شائع ہوا جس میں مدرسہ کے مخالفین نے اپنی حق بات کو سامنے لایا اور ثابت کیا کہ اس مدرسہ میں جو اسلامی تعلیم دیا جا رہی ہے وہ بالکل صحیح ہے اور اس مدرسہ کے مخالفین کو ہار دینا ہے۔

اس صاحب نام مدرسہ کے خلاف میں ایک اخباری مضمون شائع ہوا جس میں مدرسہ کے مخالفین نے اپنی حق بات کو سامنے لایا اور ثابت کیا کہ اس مدرسہ میں جو اسلامی تعلیم دیا جا رہی ہے وہ بالکل صحیح ہے اور اس مدرسہ کے مخالفین کو ہار دینا ہے۔

اس صاحب نام مدرسہ کے خلاف میں ایک اخباری مضمون شائع ہوا جس میں مدرسہ کے مخالفین نے اپنی حق بات کو سامنے لایا اور ثابت کیا کہ اس مدرسہ میں جو اسلامی تعلیم دیا جا رہی ہے وہ بالکل صحیح ہے اور اس مدرسہ کے مخالفین کو ہار دینا ہے۔

اس صاحب نام مدرسہ کے خلاف میں ایک اخباری مضمون شائع ہوا جس میں مدرسہ کے مخالفین نے اپنی حق بات کو سامنے لایا اور ثابت کیا کہ اس مدرسہ میں جو اسلامی تعلیم دیا جا رہی ہے وہ بالکل صحیح ہے اور اس مدرسہ کے مخالفین کو ہار دینا ہے۔

اٹھارہ گنا صاحب نام مدرسہ کے مخالفین نے اپنی حق بات کو سامنے لایا اور ثابت کیا کہ اس مدرسہ میں جو اسلامی تعلیم دیا جا رہی ہے وہ بالکل صحیح ہے اور اس مدرسہ کے مخالفین کو ہار دینا ہے۔

حسب طہر از حشر استقامت کما جرج علاج فی تولدہ بیہودہ و بیہادہ اکمل خرداک گیارہ تولدے چونے چودہ روپے حکیم نظام بجان ایند سنز گوجر اوزال

نام صاحب	بیمہ سالانہ	دوسرہ	تفصیلاً	بیمہ سالانہ	دوسرہ	تفصیلاً
چک ۱۲ اسلام آباد	۲۶۰	۷۳	۲۱۷	۲۹	-	۲۹
بار مری	۲۰۱	۲۸	۱۷۳	۲۲	۵	۱۷
مری	۸۶۳	-	-	۵۹	۱۸۵	۶۱
کاب ڈال	۴۸۲	۲۸	۴۵۴	۹۸	۱۶	۸۲
کھن وال	۲۲	۲۷	-	۳	-	-
میزان	۳۱۴۵	۷۷	۳۰۶۸	۸۵۱	۱۵۱	۲۲۶۰

رمضان المبارک میں مختلف مقامات پر مبلغین کے درس القرآن کا انتظام
(بقیہ صفحہ ۲)

۲۱	مولوی علی غلام صاحب	انگلٹ اورنگی	صلیح گجر نوالہ
۲۲	مولوی غلام رسول صاحب	مدرسہ محمدیہ	
۲۳	مولوی محمود احمد صاحب	چونڈہ	
۲۴	حسن محمد صاحب	صراط حق نوالہ	
۲۵	مولوی بیرونی صاحب	ریو کے	صلیح ساگر پور
۲۶	مولوی محمد عالم صاحب	نیام پور	
۲۷	مولوی عبدالرحمن صاحب	میرپور	
۲۸	مولوی علی احمد صاحب	میرپور	
۲۹	مولوی خواجہ نور محمد صاحب	ننگر صاحب	
۳۰	بھدی شاہ صاحب	چیمبر چک	
۳۱	مولوی مہر الدین صاحب	بھٹی شہر	
۳۲	مولوی محمد انور صاحب	لاہور شہر	
۳۳	مولوی غلام رسول صاحب	پٹنہ	صلیح لاہور
۳۴	مولوی الطاف خان صاحب	چرمیاں	
۳۵	مولوی محمد ابراہیم صاحب	ڈال ٹانوی لاہور	
۳۶	مولوی حیدر الدین صاحب	راولپنڈی شہر	
۳۷	مفتی محمد امجد الدین صاحب	چنگا بنگیان	صلیح راولپنڈی
۳۸	مولوی شہر علی صاحب	مندال	صلیح پٹنہ پور
۳۹	مولوی شہر علی صاحب	بھٹنڈ	
۴۰	مولوی نور محمد صاحب	چک ۳	ریاست بہاولپور
۴۱	مولوی غلام قادر صاحب	نٹھے والی	
۴۲	مولوی کریم بخش صاحب	صاڈن آباد	
۴۳	مولوی غلام رسول صاحب	پیشاور	
۴۴	مولوی مرزا محمد لطیف صاحب	کوابٹ	
۴۵	مولوی عین الدین صاحب	مرال	
۴۶	مولوی مبارک احمد صاحب	ٹوٹی	
۴۷	مولوی صاحبزادہ محمد طیب صاحب	سرائے ٹونگ	
۴۸	مولوی عبدالملک خان صاحب	کراچی شہر	
۴۹	مولوی سید احمد علی صاحب	حیدر آباد	
۵۰	مولوی کاظم احمد صاحب	سکھ	
۵۱	مولوی ناصر احمد صاحب	پشاور	
۵۲	مولوی غلام حیدر صاحب	سمن آباد	
۵۳	مولوی عبدالرحمن صاحب	میرپور	
۵۴	مولوی عبد الوہاب صاحب	کلاں	
۵۵	محمد حسین	خٹک	

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ
بقیہ صفحہ ۱
اور صفحہ ۱۱ کی صفحت کو کمال طور پر مشورہ کرنے کی یہی طرح موقوفہ میسر کر کے قند خانہ میں بھی آپ نے ارشاد و نصیحت کا سکہ لایا جاری رکھا۔ اور آپ کے مہض سے مستندوں زائق و فنا جبرائیل کی زندگی میں کتب میں اور مستندوں غیر مسلم آپ کے تبلیغ سے بھروسہ جو کوشش اسلام کو سکے
آپ ایک سال تک گوالا کے مدرسے میں ترقی رہے۔ آخر صحیحہ کو اپنی عقلی کامیابی کا احساس ہوا۔ اور اس نے آپ کو رٹائر کر دیا۔ اور اعزیت دی کہ چاہی تو کھریے جائیں کہ آپ نے لشکر کے ساتھ رہنا قبول کیا۔ اس طرح آپ کو سارے لشکر میں ایک ساری عظمت میں جہاں جہاں لشکر جاتا تھا وہاں آپ کا موقع ملتا رہا۔ لشکر کے ساتھ تمام کے دوران میں آپ کو بادشاہ کو تعین کر کے کافی موقوفہ ملا۔ بادشاہ بڑے غور سے آپ کی باتیں سنتا۔ آپ کی باتوں سے اس کے دل میں تہمت کا بڑا اثر پڑا۔ اور اس کو ترویج شرفیت کا خاص خیال رہا تھا۔

وفات
تین مارچ سال ۱۰۱۱ ہجری کے لشکر میں لے۔ لیکن بڑھاپا غالب آ رہا تھا۔ آپ بادشاہ سے رخصت ہو کر سرسبز شریف لے گئے جہاں پہنچ کر آپ نے طوت (قصابو کرلی) کچھ عرصہ کے بعد ۲۸ صفر ۱۰۱۱ھ میں مطابین ۱۰ دسمبر ۱۶۲۲ء کو تیسرے برس کی عمر میں انتقال فرمائے۔ اناخلہ و اناالیہ را حودہ۔ (باقی)

افضل میں شہادینا کلید کامیابی ہے
قبر کے عذاب سے بچنے کا علاج
کاروانے پیر
مفتی
عبد اللہ الدین سکندر آباد دکن

درخواست نامہ دعا
۱) چودھری عابد اللہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے اور ان کے لڑکے چودھری شہزاد صاحب نے اس کاوش (کسی کے مفید ہونے میں باعزت بریت کے لئے درود مبارک التجار دعا ہے۔ تاریخ سلامت مقدمہ ۱۲/۱۱/۱۹۵۲ء ہے۔ پیر میرے لڑکے محمد سلطان الہوی مولوی فاضل میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیے۔ دعا ہے اللہ سبحانہ ارحم الراحمین پیر میرے دو لڑکے سعید الحق اور الکریم پیر دونوں کے ساتھ ہیں۔ احباب اللہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز خاک ریحہ صدمہ سے برہنہ ہو اور میں مبتلا ہے۔ میری صحت کے لئے بھی احباب اپنی دعاؤں کو جاری رکھیں۔ محمد سعید الحق صاحب اور لڑکی کچھ مغل پورہ دعا ہے۔ میرا لڑکے خود کچھ مغل کئی سفیوں سے بیمار ہے۔ احباب کو تمام اسکی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔ شیخ محمد شریف بدو مٹی (۱۶) پیر اعزین پیر عبدالوہاب صاحب گورنمنٹ کالج لاہور کے F. S. C. میں داخلہ کا اور دو بجائے ملتان سے امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ان کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں۔ فضل الرحمن حکیم سابق مبلغ مغربی افریقہ

۵) پیر اباجان مخترم (امیر صحت (صاحب کوثر اوزال) چند روز سے ہمارے بیمار عیال میں جلا رہے ہیں۔ ان کی صحت کاملہ دعا کر کے بر رتت درخواست دعا کرتی ہوں نیز میری صحت کے لئے بھی دعا فرمائیے۔ رہیں اختر میر

زدام عشق فاضل اور اعلیٰ اجزاء طاقت کی دوائی قیمت مکمل کوڑھس ایک ماہ ۱۲/ روپیہ

اکسیر شباب دوائی اور اعصاب کو مضبوط کرنے والی دوا قیمت ایک ماہ ۲۰ گولیاں ۱۲/ روپیہ

جموب جوانی بادہ جوانی کے تیر بہدف علاج۔ اکسیر شباب کے ساتھ اس کا استعمال بہت ہی مفید پڑتا ہے۔ قیمت پچاس گولیاں ۱۲/ روپیہ

دوا خانہ خدمت خلق ریلوے ضلع جھنگ

اخریاق اھل محل ضلع ہو جاتے ہوں یا پیکے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۱۸ روپیہ مکمل کوڑھس ۲۵ روپیہ درخشاں دوا ریحہ ایلڈ گلاہو

